"کلیسا اہلِ اسلام کو قابلِ تعظیم سمجھتا ہے کیوں کہ وہ اس خدائے واحد کی پرستش کرتے ہیں جو زندہ، رازق، رحیم، قادر مطلق اور آسمان و زمین کا خالق ہے، اور جو انسان سے ہم کلام ہوا، اور توجہ کے ساتھ ان احکامِ الٰہی پر عمل کی کوشش کرتے ہیں جو انسانی فہم وادراک سے بالا ہیں۔ وہ حضرت ابراہیم کی اطاعت اور دین کے حوالے سے اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ اہلِ اسلام اگرچہ خداوند یسوع مسیح کی الوہیت کے منکر ہیں لیکن یسوع کو نبی تسلیم کرتے اور ان کا ذکر بڑے احترام اور تعظیم سے کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مقدسہ مریم کا ذکر بھی احترام کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان امور کے ساتھ ساتھ وہ یوم حشر یعنی قیامت کے بھی منتظر ہیں، جب خدا مردوں کو زندہ کر کے ان کے کاموں کے موافق ان کا انصاف کرے گا۔ اس اعتبار سے اہلِ اسلام اعلیٰ درجے کی اخلاقی زندگی کے حامل اور نماز، زکوٰۃ، روزہ اور خدا کی پرستش کو اوّلیت دیتے ہیں۔

چونکہ گزشتہ صدیوں میں مسیحی اور مسلمان آپس میں برسرپیکار رہے ہیں لہٰذا یہ مقدس اجتماع اس بات کی توقع رکھتا ہے کہ ماضی کی تمام تر تلخیوں کو بھلا کر ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو مخلصانہ طور پر سمجھنے کی کوشش جاری رکھی جائے اور تمام بنی نوع انسان کے وسیع تر مفاد میں معاشرتی انصاف، آزادی، اخلاقی اقدار اور امن وسلامتی کے فروغ کے لیے جدوجہد کی جائے۔" (پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور - ۳۰ ستمبر ۱۹۹۲ء)

مسیحی "شیطانی آیات"

[لندن کے معروف روز نامہ دی انڈی پنڈنٹ (The Independent) نے حال ہی میں امریکہ، برطانیہ اور آسٹریلیا میں شائع ہونے والی ایسی کتابوں کے حوالے سے ایک کالم شائع کیا ہے جن میں راسخ العقیدہ مسیحی عقائد کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ذیل میں جناب "مارٹن رو" کے اس کالم کا اردو ترجمہ دیا جاتا ہے۔ مدیر]

اُن کا دعویٰ ہے کہ ناصرہ کے حضرت عیسیٰ ایک کنواری کے بطن سے پیدا نہیں ہوئے۔ نہ مرنے کے بعد اٹھائے گئے اور جو کچھ آج "مسیحیت" ہے، اس کے بارے میں ان کا کوئی خاص منصوبہ نہیں تھا۔ ناول نگار جناب اے۔ این۔ ولسن کی مؤلفہ حضرت عیسیٰ کی نئی سوانح عمری کے مطابق مسیحیت سینٹ پال کی ایجاد ہے۔

اگر ولسن کا یہ خیال تھا کہ اکتوبر ۱۹۹۲ء میں جب ان کی یہ کتاب شائع ہوئی تو اس سے بحث مباحثہ شروع ہو جائے گا تو اُن کی یہ امید غلط ثابت ہوئی ہے کیوں کہ آسٹریلیا کی ایک عالمہ باربرا تھیرنگ اُن

سے سبقت لے گئی ہیں۔ وہ نہ صرف حضرت عیسیٰ کے جی اٹھنے سے انکار کرتی ہیں بلکہ ان کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان نہیں دی۔ وہ صلیب سے زندہ اتارے گئے، صحت یاب ہوئے، انھوں نے مریم مگدلینی سے شادی کی، تین بچوں کے باپ ہوئے، مریم کو طلاق دی، دوبارہ شادی کی اور ستر اسی سال کے لگ بھگ عمر پائی۔

تھیرنگ کے جرأت مندانہ خیالات ایک تیسری کتاب The Sindone Mystery میں غلط ثابت کیے گئے ہیں، جو مقدس کفن کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ کتاب کے مصنف اطالوی ڈاکٹر اور ماہر علوم الحیات لوجی مال کنٹریکو کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر ہی فوت ہوئے تھے لیکن یہ صلیب دیے جانے کا نتیجہ نہ تھا بلکہ ان کی موت گیتسمنی باغ میں دباؤ کے تحت دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی۔

اگر ولسن اور تھیرنگ کے خیالات اربابِ کلیسا کے لیے صدمے کا باعث ہیں تو امریکی ناول نگار گور وڈل کی کتاب کہیں زیادہ جارحانہ ہو سکتی ہے۔ ٹیلی وژن کے موجودہ دور کے لیے وڈل، سینٹ ٹموتھی کی طرح، "گلگتا سے براہ راست" (Live from Golgotha) میں حضرت عیسیٰ کے آخری ایام کی کہانی دوبارہ بیان کرتا ہے جسے مسیحیوں کی "سیٹینک ورسز" سے تشبیہ دی جا رہی ہے۔ وڈل کے ناشر تسلیم کرتے ہیں کہ کتاب بائبل کا مضحکہ اڑاتی ہے۔ ایک نامہ نگار نے کہا ہے کہ "کلیسا کے وابستگان اس سے پریشان ہیں۔ لوگوں میں اور بالخصوص مسیحیوں میں کچھ ہی ایسے لوگ ہوں گے جنھیں اس سے صدمہ نہ پہنچا ہو۔ مجھے شبہ ہے کہ کم ہی مسیحی اسے پڑھیں گے۔"

ستم ظریفی ہے کہ اے۔ این۔ ولسن نے، جس کے دعووں پر مبنی دستاویزی فلم اکتوبر ۱۹۹۲ء میں چینل فور (برطانیہ) پر دکھائی جاتی تھی، بعد از جنگ کے مسیحی متکلم ایس۔ سی۔ لیوس کی سوانح مکمل کرنے کے بعد راسخ العقیدہ مسیحیت چھوڑ دی ہے جب کہ اس کی تالیف سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتابوں میں شامل ہے۔

ولسن کا کہنا ہے کہ "ان کی کتاب حضرت عیسیٰ کے بارے میں ہے۔ مسیحیت کے بارے میں نہیں، اگر حضرت عیسیٰ کے زمانے میں مسیحیت ہوتی تو وہ اس سے نفرت کرتے۔ وہ مسیحی نہ تھے، ہم حضرت عیسیٰ سے سینٹ پال کے بارے میں کچھ نہ سنتے۔ مثال کے طور پر تثلیث کے تصوّر پر حضرت عیسیٰ ہنستے۔ وہ توحید کے قائل یہودی تھے اور یہ خیال کہ وہ ہم سے اپنی پوجا چاہتے تھے، ان کے رونگٹے کھڑے کر دیتا۔"

کتاب میں ولسن نے مزید لکھا ہے کہ "مسیحی اقدس قربانی رازوں کا راز ہے۔ جس پر گزشتہ دو ہزار سال سے مردوں اور عورتوں کے تصورات پل رہے ہیں۔ یورپ اور شمالی و جنوبی امریکہ کے بڑے کلیسا

اسے رکھنے کے لیے تعمیر کیے گئے ہیں۔ اس کی اہمیت پر جنگیں لڑی گئی ہیں۔ یہ تسلیم کرنا معمولی بات نہیں کہ اس کا ناصرہ کے حضرت عیسیٰ سے کوئی تاریخی تعلق نہیں ہے۔"

اس کے بعد وہ پوچھتے ہیں کہ "ہم اس خیال سے اپنے آپ کو کس طرح ہم آہنگ کر سکتے ہیں کہ چوتھی انجیل کے مؤلف نے حضرت عیسیٰ کے دوبارہ زندہ ہونے کا جھوٹ گھڑا ہوگا۔ جب کہ انجیل میں ایک دوسرے سے اس طرح محبت کرنے کے احکام ہیں، جس طرح حضرت عیسیٰ اپنے مریدوں سے کرتے تھے۔"

تھیرنگ کی کتاب "عیسیٰ - ایک انسان" (Jesus: The Man) بحیرۂ مردار کے طوماروں پر مبنی بیس سالہ تحقیق کا نتیجہ ہے اور آسٹریلیا میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتابوں میں شامل ہے۔ سڈنی یونیورسٹی کی لیکچرار تھیرنگ کا دعویٰ ہے کہ طومار اناجیل کے علامتی الفاظ کی تشریح کرتے ہیں۔ عہد نامۂ جدید کی جو تشریح تھیرنگ نے کی ہے اس کے مطابق حضرت عیسیٰ کنواری مریم کے بطن سے پیدا نہیں ہوئے۔ یوسف ان کے انسانی باپ تھے۔ وہ بیت لحم میں نہیں بلکہ قمران میں پیدا ہوئے تھے۔ جب وہ صلیب دیے گئے تو اس وقت کوئی معجزہ ظہور پذیر نہ ہوا اور حضرت عیسیٰ کے اپنے مریدوں نے انہیں صلیب سے اتار لیا تھا۔ سینٹ ایلبنز کے بشپ، رائٹ ریورنڈ جان ٹیلر نے تھیرنگ کے دعووں کو "ناقابل یقین، مکمل طور پر قیاس آرائی پر مبنی اور بے ہودہ قرار دیا ہے۔" ایسی کتابوں سے کلیسا پریشان نہیں ہوتا۔ یہ آتی جاتی ہیں، ان کے مصنفین کو چند ہزار پونڈ حاصل ہو جاتے ہیں اور عہد نامۂ جدید کے برعکس یہ سب تاریخ کے غاروں میں گم ہو جاتی ہیں۔"

عہد نامۂ جدید کے ایک عالم اور رِڈلے ہال آکسفورڈ کے پرنسپل ڈاکٹر فرانس نے کہا کہ "یہ پرانے خیالات کی محض ایک نئی شکل ہے۔ اگر آپ جانتے ہیں کہ پہلی صدی میں صلیب دیا جانا حقیقتاً کیا تھا، تو یہ دعویٰ کہ کوئی صلیب پر چڑھانے کے بعد بھی زندہ بچ سکتا ہے، بالکل فضول بات ہے۔ مسیحی علماء تو ایک طرف غیر مسیحی علماء نے بھی اس پر دلائل دیے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کے قبر سے جی اٹھنے کی مضبوط تاریخی شہادت موجود ہے۔" [ترجمہ: شاہد فاروق]